رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

اِنۡ تَنۡصُرُوا اللّٰہَ یَنۡصُرۡکُمۡ وَ یُثَبِّتۡ اَقۡدَامَکُمۡ

الحکم

مینارۃ المسیح

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید پائے محمدیاں بلند تر محکم اُفتاد (الہام مسیح موعود)

چہ گویم باتو گر آئی چہ سا در قادیاں بینی — دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

ایڈیٹرز
شیخ محمد یعقوب علی تراب احمدی عرفانی + (ابن یعقوب) شیخ محمود احمد احمدی قادیانی

نمبر (۲۰) | قادیان دار الامان | مورخہ ۲۸ مئی سنہ ۱۹۲۰ء | جلد (۲۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا

اے مرے پیارے یہی میری دعا ہے روز و شب
گود میں تیری ہوں ہم اس خونِ دل کھانے کے دن

کرمِ خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
فضل کا پانی پلا اس آگ برسانے کے دن

اے مرے یارِ یگانہ اے مری جاں کی پناہ +
کر وہ دن اپنے کرم سے دیں کے پھیلانے کے دن

پھر بہارِ دیں کو دکھلا اے مرے پیارے قدیر
کب تلک دیکھیں گے ہم لوگوں کے بہکانے کے دن

دن چڑھا ہے دشمنانِ دیں کا ہم پر رات ہے
اے مرے سورج دکھا اس دیں کے چمکانے کے دن

دم گھٹا جاتا ہے ہر دم جان بھی ہے زیر و زبر
اک نظر فرما کہ جلد آئیں ترے آنے کے دن

چہرہ دکھلا کر مجھے کر دیجیے غم سے رہا۔
کب تلک لمبے چلیں جائیں گے ترسانے کے دن

کچھ خبر لے تیرے کوچے میں یہ کس کا شور ہے
کیا مرے دلدار تو آئے گا مر جانے کے دن

ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آ مرے اے ناخدا۔
آ گئے اس باغ پر اے یار مرجھانے کے دن

اک نشاں دکھلا کہ اب دیں ہو گیا ہے بے نشاں
دل چلا ہے ہاتھ سے لا جلد ٹھہرانے کے دن

اعانت الحکم :- بابو عبدالرحمن صاحب انبالہ نے ایک خریدار الحکم کے لیے دیا ہے اللہ تعالیٰ بابو صاحب موصوف کو جزائے خیر دے + بابو صاحب کی طرح سے جو اصحاب الحکم کی کسی رنگ میں اعانت کرینگے الحکم میں انکے اسمائے گرامی درج کر دیے جایا کریں گے۔

(انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی پرنٹر و پبلشر و پروپرائٹر چھپا)

دارالامان کی خبریں

۱۔ خاندان نبوت کے تمام بزرگ خیریت سے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اصحاب کہف کے متعلق ایک نہایت عظیم الشان محققانہ درس ۲۴ مئی کو بعد نماز عصر فرمایا بقیہ حصہ دوسرے دن کے لیے چھوڑا۔ آپ نے اصحاب کہف کے متعلق تمام تحقیقاتوں کا ذکر کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول اور مسیح موعود کے معنی بھی بتائے۔ خلیفہ اول اصحاب کہف سے یوسف آرمیتیا حواری مسیح اور اسکے ساتھی لیتے تھے۔ فرمایا ایک دفعہ میں نے مسیح موعود سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ میرا الہام ہے اور اس سے میری جماعت مراد ہے +

۲۔ حافظ روشن علی صاحب باقاعدہ درس قرآن دیتے ہیں +

۳۔ یہ خدا تعالیٰ کے فضل کی بات ہے کہ کلکتہ جیسے شہر میں ۸ روپیہ سیر نہیں ملتی اور قادیان جیسی بستی میں ۲ سیر کثرت سے برف آجکل مجاتی ہے۔ پچھلے سال برف کی سخت تکلیف تھی اس سال خدا نے اسکو دور کردیا۔ الحمد للہ

غیر احمدیوں کی دعائیں!

اللہ تعالیٰ مضطر و بیقرار دل کی دعا سنتا ہے اور اس کی مصیبت کو اس سے دور کردیتا ہے۔ دنیا آجکل سخت بیقرار ہو رہی ہے۔ طرح طرح کے مصائب و مشکلات میں مبتلا ہے ایک آگ ہے جو بھسم کر رہی ہے۔ بیماریاں، جنگیں، قحط، ہڑتالیں، خانہ جنگیاں غرض سینکڑوں آفات پیدا ہو گئیں ہیں۔ یہ تکلیفیں دنیا کو ہلا رہی ہیں اور سخت مصیبت میں آئے ہوئے ہیں۔ بہت ہیں جو ان آفات سے بچنے کے لیے دعائیں کرتے ہیں مگر کیا وجہ ہے کہ ان کی دعاؤں میں اثر نہیں اور یہ عظیم الشان بادل پھٹتا نظر نہیں آتا اور اتنی مخلوق کی دعائیں سنی نہیں جاتیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اے قوم تُو تیار کی اب وہ نظر نہیں جو روتے رہو دعاؤں میں بھی وہ اثر نہیں + ایک دن تھا کہ یہ قوم تھا دنیا کے میدان میں تن تنہا شہسوار تھی ان کی دعائیں سنی جاتی تھیں۔ بڑے بڑے پہاڑ ان کے راستوں سے ہٹ جاتے تھے۔ مگر آج جیسے کہ سارے مسلمان کوشش کر رہے ہیں کہ ان کا کام پورا ہو جس میں خدا نہ بگڑے کہ اب نہ تو ان کی دعاؤں میں اثر ہے اور نہ ان کی دعائیں سنی جاتی ہیں اور اسکی وجہ یہی ہے کہ ؎ کیونکر وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہیں + شیطان کے ہیں خدا کے پیارے وہ دل نہیں + اگرچہ منہوں سے یہ دعویٰ کیے جاتے ہیں کہ ہم خدا کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں ہم ایسے ہیں ہم ویسے ہیں۔ لیکن عملی میدان میں جس قدر ان کی حالت گرچکی ہے وہ بہت ہی قابل افسوس ہے چنانچہ حال ہی کا ایک واقعہ بتاتا ہے کہ کس قدر ان کی حالت گرگئی ہے۔ چنانچہ ۷ مئی کی شب کو لاہور میں مولوی عطاء اللہ صاحب امرتسری موچی دروازہ کے باہر وعظ کر رہے تھے اور موچی دروازہ کے اندر مسلمانوں نے ایک محفل گانے بجانے کی قائم کی ہوئی تھی مولوی صاحب جب وعظ سے فارغ ہو کر وہاں گئے تو دیکھا کہ تمام شراب میں سخت مدہوش ہیں اور رنڈیوں کا ناچ ہو رہا ہے مولوی عطاء اللہ نے جب وہاں جاکر ان لوگوں کو ڈانٹا تو وہ بازاری عورت تو بھاگ گئی۔ مگر مسلمان جلدی سے ایک بازار سے اور عورت لے آئے۔ اور پھر اس محفل کو گرم کردیا۔

یہ حالت ہے اسوقت مسلمانوں کی جو شراب پیکر رنڈیوں کو نچاکر زنا کر کے پھر بھی مسلمان کے مسلمان ہیں اور انکے اسلام میں کوئی فرق نہیں۔ کیا ایسے لوگوں کی دعائیں صلحاء کا رنگ اختیار کرسکتی ہیں؟ ہمارے آقا مسیح موعود نے کیا خوب کہا ہے ؎

اے قوم تُو تیار کی اب وہ نظر نہیں۔
روتے رہو دعاؤں میں بھی وہ اثر نہیں
کیونکر وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہیں
شیطاں کے ہیں پیارے خدا کے وہ دل نہیں

یہی حالت ہر جگہ کے مسلمانوں کی ہے کون سا اسلامی فرض ہے جسکی ادائیگی میں وہ منہمک ہیں خدا کو چھوڑ کر منہ کی باتوں سے اس سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ غیر احمدی علماء بتائیں کہ وہ قوم جو تم میں سب سے زیادہ تبلیغ کا کام کرتی ہے۔ اور وہ قوم جو تم میں سب سے زیادہ خدا پرست ہے وہ تمہارے عتاب کا نشانہ بنی ہوئی ہے۔ لیکن جس قوم سے تم بیزار رہو جس سے تم دعا کرتے ہو اُس قوم کی یہ حالت ہے احمدی جماعت جو شریعت اسلامیہ کی پوری پابند ہے اسکو بائیکاٹ کرنے کے ریزولیوشن پاس کیے جاتے ہیں لیکن شراب کے ٹھیکے بازاروں میں بیٹھنے والی رنڈیاں اور دیگر ہر قسم کے حرامکاروں اور حرام کاریوں کا بائیکاٹ نہیں کیا جاتا۔ شراب اور زنا کی آگ میں مسلمانو! تمہارا ایک حصہ بھسم ہو رہا ہے کیا ہے تم میں سے کوئی جو اس کے خلاف آواز اٹھائے اور دنیا کو اس سے پاک کرے ہزاروں لاکھوں عورتیں تمہارے ملک میں عصمت فروشی کرتی ہیں اے مسلمانوں کے لیڈرو! تمہاری قوم کے بچے جو تمہارے بچے ہیں۔ ان کے دام تزویر میں پھنسے ہوئے ہیں تم میں کوئی ہے جو ان کو ان سے نجات دے افسوس ہے ایک طرف مسلمانو! تمہاری یہ حالت ہے جب مسلمانوں کا ایک بڑا حصہ اس گند میں مبتلا ہے تو تم بتاؤ کہ خدا تمہاری مدد کیوں کرے گا۔ یہود جو نبیوں کی اولاد ہیں جب خدا نے ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے انکو باوجود انکی طاقت و دولت کے دنیا سے مٹا دیا اور انکی دعاؤں کو بے اثر کردیا تو بتاؤ کہ پھر وہ لوگ جو نبی کریم سے صلبی نہیں بلکہ قلبی تعلق رکھتے ہیں۔ پھر عملی نہیں قومی طور پر اسکے ساتھ ہیں کیا خدا ایسے لاف گزاف ماننے والوں کے ساتھ ان جیسا سلوک کریگا۔ افسوس تو یہ ہے کہ مسلمان ان مشکلات کے دنوں میں ایسے حیران ہو رہے ہیں کہ اپنے دکھ کا علاج بھی تلاش نہیں کرسکتے۔ آج ہجرت کا مسئلہ چھیڑ دیا ہے ہجرت یہ بھی تو ہوتی ہے کہ اپنے اندر آدمی تبدیلی کرلے پس کاش کہ مسلمان اس قسم کی ہجرت کرتے جس سے ہندوستان مکہ کا گھر بن جاتا۔ اور تمام قسم کی بدیاں اس ملک سے نکل جاتیں مگر افسوس کہ اس راستے پر کسی کو قدم مارنے کی جرأت نہ ہوئی۔ ہاں مسلمانوں کی دعاؤں کا قبول نہ ہونا بتاتا ہے کہ ان کے اعمال کیوجہ سے ہوا۔ ورنہ غور تو کرو ابوسفیان کی بیوی نے فتح مکہ کی تقریب پر بتوں کو مخاطب کر کے کہا کہ تم جھوٹے اور سراسر جھوٹے ہو ہم تیرہ چودہ برس تک تمہاری تعظیم کرتے رہے۔ اور دعائیں کرتے رہے اگر تم میں کوئی طاقت ہوتی تو ہم کو اسطرح سے ذلیل نہ کرتے نہ اپنے آپ کو خوار کرتے۔ دیکھو ہندہ کو بتوں کو جھوٹا ہونے کے لیے یہ دلیل سوجھی۔ اب کیا لوگ اس دلیل سے تمہارے مذہب پر اعتراض نہیں کرسکتے کہ تم اس قدر بیقرار ہو اسقدر دعائیں کرتے ہو اور کچھ نہیں ہوتا۔ ہاں بات یہی ہے کہ خدا تمہارے اعمال کی وجہ سے تم سے ناراض ہو گیا ہے جس طرح کہ دشمن بنا ہے میں ساری دنیا کے مقابل میں خدا نے نبی کریم کو جو محض تنہا تھے فتح دی۔ اسی طرح آج حضرت مسیح موعود کو انہی خدا نے وہ کامیابیاں عطا فرمائیں کہ ساری دنیا دیکھ رہی ہے

الحکم

قادیان دار الامان مورخہ ۲۸ مئی سنہ ۱۹۲۰ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام

احمدیہ جماعت کے نام

سنہ ۱۹۰۲ء کا ذکر ہے جبکہ لنگر خانہ کے اخراجات آٹھ سو روپیہ ماہوار تک پہنچ گئے تھے۔ اور آمدنی مستقل طور پر ساٹھ روپے ماہوار سے بھی کم تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اشتہار اپنی جماعت کو توجہ دلانے کے لیے لکھا تھا۔ اس اشتہار میں ایک پیغام جماعت کے نام درج ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"یہ اشتہار کوئی معمولی تحریر نہیں۔ بلکہ ان لوگوں کے ساتھ جو مرید کہلاتے ہیں یہ آخری فیصلہ کرتا ہوں مجھے خدا تعالیٰ نے بتلایا ہے کہ میرا انہی سے پیوند ہے۔ یعنی وہی خدا کے دفتر میں مرید ہیں۔ جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں۔ مگر بہتیرے ایسے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ سو ہر ایک شخص کو چاہیے کہ اس نئے انتظام کے بعد نئے سرے سے عہد کر کے اپنی خاص تحریر سے اطلاع دے کہ وہ ایک فرض حتمی کے طور پر اس قدر چندہ ماہوار بھیج سکتا ہے۔ مگر چاہیئے کہ اس میں لاف وگزاف نہ ہو جیسا کہ پہلے سے بعض سے ظہور میں آیا کہ اپنی زبان پر وہ قائم نہ رہ سکے سو انہوں نے خدا کا گناہ کیا جو عہد کو توڑا اب چاہیے کہ ہر ایک شخص کو سوچ سمجھکر اس قدر ماہواری چندے کا اقرار کرے جس کو وہ دیسکتا ہے گو ایک پیسہ ماہواری ہو۔ مگر خدا کے ساتھ فضول گوئی اور دروغ گوئی کا برتاؤ نہ کرے۔ ہر ایک شخص جو مرید ہے اسکو چاہیے جو اپنے نفس پر کچھ ماہواری مقرر کردے خواہ ایک پیسہ ہو خواہ ایک دھیلہ۔ اور جو شخص کچھ بھی مقرر نہیں کرتا اور نہ جسمانی طور پر اس سلسلہ کے لیے کچھ بھی مدد دے سکتا ہے وہ منافق ہے اسکے بعد وہ سلسلہ میں رہ نہیں سکے گا اس اشتہار کے شائع ہونے سے تین ماہ تک ہر ایک بیعت کرنیوالے کے جواب کا انتظار کیا جائیگا کہ وہ کیا کچھ ماہواری چندہ اس سلسلہ کی مدد کے لیے قبول کرتا ہے۔ اور اگر تین ماہ تک کسی کا جواب نہ آیا تو سلسلہ بیعت سے اس کا نام کاٹ دیا جائیگا۔ اور اگر کسی نے ماہواری چندہ کا عہد کر کے تین ماہ تک چندہ کے بھیجنے سے لاپرواہی کی اسکا نام بھی کاٹ دیا جائیگا۔ اور اسکے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہیں رہے گا۔ والسلام علی من تبع الہدیٰ

المشتہر

مرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان

ضلع گورداسپور۔ ۵۔ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء

یہ اعلان چندوں کی اہمیت کو خوب واضح کر دیتا ہے اور بتا دیتا ہے کہ کون احمدی ہے۔ اور کون غیر احمدی کون مومن ہے اور کون منافق ہے پس مسیح موعود کے اعلان کو پڑھو اور دیکھو کہ ہم میں سے بہت کمزور ہیں اگر ساری جماعت متفق طور پر اس کی پیروی کرنے لگ جائے تو بہت جلد یہ سلسلہ اکناف عالم میں پھیل جائے۔ ابھی بہت سے کام اور نہایت ضروری کام محض روپیہ کی وجہ سے پڑے ہوئے ہیں یہ بات نہیں کہ ہمارے سلسلہ کے احباب روپیہ خرچ کرنے میں کوئی کوتاہی کرتے ہیں۔ اگر میں یہ کہوں تو غالباً میں ناشکری اور کفران نعمت کروں گا۔ جماعت کی قربانیاں ایک کھلی کھلی بات ہے۔ مگر پھر بھی ہم میں سے بہت ہیں جو اس کوچہ سے بہت کم واقف ہیں۔

دنیا بھر کے اندر ایک آگ لگ رہی ہے اور لوگ اس سخت آگ میں جل رہے ہیں ہر طرف دہریت پھیل رہی ہے۔ مسلمان اپنے مذہب سے بالکل باہر نکل گئے ہیں۔ اور نکل رہے ہیں۔

دنیا بھر کے مسلمانوں کی حالت کو دیکھو وہ کس طرح سے گر رہے ہیں۔ یہ سب کچھ ایسے ہوا کہ انھوں نے اپنے مذہب کو چھوڑ دیا۔ ان کو راہ راست پر لانے کے لیے غیر مذاہب کے حملوں کو روکنے کے لیے کس قدر اخراجات کی ضرورت ہے۔ دنیا بھر میں کس قدر شرک پھیل گیا ہے +

شیطان نے اپنی تمام فوجوں کے ساتھ اسلام پر حملہ کیا ہے۔ پھر دیکھو اس کا مقابلہ کرنے کے لیے آج اگر کوئی جماعت میدان عمل میں اُتری ہے تو وہ یہی جماعت ہے۔ اسلیے ہمکو اپنے فرائض کی پابندی نہایت سختی سے کرنی چاہیئے +

اس اخبار میں روپیہ کی قلت کے متعلق ناظر صاحب بیت المال کی ایک تحریک چھپی ہے جسکو پڑھکر یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ روپیہ کی کسقدر قلت ہے۔ چندوں کے معاملہ میں تمام جماعت کے بڑے چھوٹوں کو توجہ کرنی چاہیے۔ کیونکہ کوئی نہیں جو کم از کم ایک پیسہ ماہوار چندہ نہ دے سکے +

اور جو چندہ میں سستی کرتا ہے وہ مسیح موعود علیہ السلام کے اس حکم کو پڑھکر روئے کیونکہ اسنے اپنی زندگی کو تباہ کر لیا +

درخواست دعاء

منشی تاج الدین احمدی کوچہ کوٹھی داران لاہور جو حضرت کے پرانے مخلص خدام سے ہیں سخت بیمار ہیں احباب ان کی صحت کے لیے دعا فرماویں +

سید فرزان الدین کٹک بیمار ہیں یہ ایک قابل رشک صالح نوجوان ہے۔ احباب اسکی صحت کے لیے دعا فرمائیں +

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا

لا الٰہ الا اللہ ✦ محمد رسول اللہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ تعالیٰ کا فرمان!

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ (التوبہ)

ترجمہ اسلیے کہ ان کو ظاہری و باطنی پاکیزگی سے حصہ ملے اور تو ان کے حق میں دعا خیر کرے۔ ان کے مال سے کچھ حصہ بطور خیرات کے لے۔ اس میں شک نہیں کہ تیری دعا ان کے حق میں موجب تسکین ہے اللہ تعالیٰ تو سننے والا اور جاننے والا ہے۔

[illegible] اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سال زراعت کے لیے نہایت اچھا ثابت ہوا ہے۔ اب فصل کا موقع ہے اسلیے میں احباب کی توجہ کے لیے لکھتا ہوں کہ گذشتہ ششماہی کی نسبت اس ششماہی میں جو اکتوبر ۱۹۱۹ء سے شروع ہو کر مارچ ۱۹۲۰ء تک ختم ہوتی ہے۔ عام طور پر چندوں کی کمی رہی ہے۔ مگر یہ کمی ایسی نہیں کہ بجٹ تجویز کرتے وقت جو زیادتی بجٹ میں رکھی گئی تھی مگر وہ پوری نہیں ہوئی۔ بلکہ جس قدر سال گذشتہ کی اس ششماہی میں چندہ آیا تھا اس سے بہت ہی کم چندہ اس سال کی ششماہی میں وصول ہوا ہے۔ جو [illegible] ترقی کرنے والی جماعت کے لیے نہایت قابل افسوس امر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ من استوٰی یوماہ فھو مغبون۔ یعنی جو شخص دو دن ایک ہی حالت میں رہا۔ وہ مغبون یعنی گھاٹے میں ہے۔ تو یہاں یہ حالت ہے کہ پہلے سال کی ششماہی کے برابر بھی نہیں۔ بلکہ بہت کمی ہے۔

اس کمی کی وجہ بیان کرتے وقت چندہ مسجد احمدیہ کا عذر پیش کیا جا سکتا مگر یہ عذر درست نہ ہوگا۔ کیونکہ جب مسجد احمدیہ کے چندہ کا اعلان کیا گیا۔ تو شروع ہی میں تاکید یہ کہہ دیا گیا تھا کہ اس تحریک کی وجہ سے معمولی اور چندوں پر برا اثر نہ پڑنا چاہیئے۔ اور نہ کوئی کمی کیجاوے۔ اسکے بعد بھی جسقدر تحریکیں ہوئیں ان میں بھی بار بار اس بات کو دہرایا گیا تھا۔ پس باوجود اس کے بھی اگر کمی کیجاوے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ مسجد احمدیہ میں کوئی حصہ نہیں لیا گیا بلکہ یہ خیال کرکے کہ اس مبارک تحریک میں نام درج ہونے سے نہ رہ جائے۔ چندہ عام کی رقم اٹھا کر مسجد کے چندے میں دیدی۔ اور نفل کی خاطر فرض کو قربان کر دیا۔ اس میں شک نہیں کہ مسجد احمدیہ کی تحریک انشاء اللہ تعالیٰ بڑے ثواب کی جاذب ہوگی۔ مگر جنھوں نے چندہ عام کی رقم سے مسجد احمدیہ کا چندہ چکایا ہے۔ اور پھر چندہ عام ادا نہیں کیا۔ انکو ثواب ملنے میں مجھے بہت ہی شبہ ہے۔ بالخصوص اسلیے کہ انھوں نے چندہ عام کی اہمیت کو کم کیا اور اسکو مقدم رکھنے کا دستور توڑ دیا۔ یہ ہو سکتا تھا کہ مسجد احمدیہ کی تحریک فوری تھی اور جو روپیہ اسوقت جمع تھا مسجد احمدیہ میں بھیجکر دو چار روز کے فرق سے اصل معمولی چندے بھی روانہ کر دیئے ہوتے۔ مگر ایسا ہرگز نہیں کیا گیا۔ اور ایک دو نہیں تین ماہ تک بھی وہ کمی پوری نہیں ہوئی۔ بلکہ ہر ماہ چندہ عام کی طرف توجہ کم ہوتی گئی۔ اور آخر صدر انجمن اور نظارتوں کے معمولی اخراجات ایسے رُکے کہ انکی پوری تفصیل بیان کرنا نامناسب معلوم ہوتا ہے۔ تنخواہوں کے بروقت ادا نہ ہونے بلکہ دو دو ماہ چڑھے رہنے سے بے صبری کا اظہار جسے شریعت نے جزع کے نام سے تعبیر کیا ہے پیدا ہو گیا ہے ہر شخص بلا تامل شکایت کرنے لگتا ہے جسے دیکھو یہی تذکرہ کرے گا۔ کہ ضرورت بہت ہے۔ قرض دینا ہے۔ فلاں کام اٹکا ہے۔ یہ اظہار بے صبری و شکایت معمولی امر نہیں بلکہ ایک طرح دنیا داری عدم توکل و جزع فزع ہے۔ جو اخلاق حسنہ اور اطمینان قلب اور رضا کو جڑ سے اکھیڑنے والا ہے۔ تنخواہوں کے بل نہ ملنے سے اور سائر کے بلوں کے ادا نہ ہونے سے اور زیادہ قادیان کے تمام دوکانداروں پر بھی برا اثر پڑا ہے بیچارے احمدی دوکانداروں کی نہایت تھوڑی پونجی ہے اور جو ہے اسکا بھی اکثر حصہ بسبب قرض کے ادا نہ ہونے کے خریداروں کے گھر پڑا ہے۔ وہی رقم جو خریدار کے پاس ہے اگر دوکاندار کے پاس ہوتی تو وہ اسے تجارت میں دوبارہ لگا کر اس سے نفع حاصل کر لیتا مگر وہ رقم چونکہ خریدار نے ادا نہیں کی اسلیے وہ نکمی پڑی ہے۔ اور اسطرح تجارت کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ کئی دوکانوں کی حالت ابتر ہو گئی اور بعض تو بالکل بیٹھ ہی گئیں۔ کوئی دوکاندار قادیان میں ایسا نہیں جو جماعت کے اس مالی ضعف کا شاکی نہ ہو ان نقائص کے علاوہ سائر کے بلوں کی ادائیگی کی تاخیر سے عملہ کے کام میں بڑا حرج ہوتا ہے بعض ضروری کام رکے رہتے ہیں۔ ایک افسر صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"۳۱ مارچ کو [illegible] ۱۹۲۰ء دوکانداروں کے ہمیں دینے تھے۔ اور ایک پیسہ بھی ہمارے پاس نہ تھا۔ ان ایام میں روزانہ ضروریات پورا کرنے کیلیے جو تکالیف مجھے برداشت کرنا پڑی ہیں۔ میں انکا اظہار نہیں کر سکتا۔ مثال کے طور پر ایک دو باتیں عرض کرتا ہوں انہیں سے زیادہ قابل ذکر جو بات ہے۔ وہ یہ ہے کہ ٹکٹ تو دوکانداروں سے قرض نہیں ملسکتے۔ تو ڈاکخانہ سے لینے پڑتے تھے۔ اور ہمارے پاس نقدی بالکل ختم ہو چکی تھی اس لیے میں کئی ہفتہ تک روزانہ یہ کرتا رہا کہ جسقدر خطوط چندہ کی تحریک یا اور غرضوں کے لیے لکھتا تھا وہ جیب میں ڈال کر لے آتا تھا اور کبھی کسی سے اور کبھی کسی سے کہکر ٹکٹ لگوا کر ڈاک میں ڈلواتا تھا۔ بعض وقت موزوں اسامی تلاش کرنے میں ڈاک کا وقت چلا جاتا تھا۔۔۔ غرض سائر کے بلوں کی تاخیر سے افسر صیغہ کی اشد اور باقی اہل عملہ کو شدید

تکلیف ہوتی ہے۔ ذرا ذرا سی چیز کے لیے حیران ہونا پڑتا ہے۔ دوکانداروں کے تقاضے جدا تکلیف میں ڈالتے ہیں۔ شیخ سعدی نے اسی موقع کیلیے کہا ہے :۔ ؎

بہ تمنائے گوشت مردن بہ
کہ تقاضائے زشت قصاباں

یہ ایک ایسے افسر صاحب کا بیان ہے جنکے صیغہ کا ماہوار خرچ بہت ہی کم ہے۔ جنکا خرچ زیادہ ہے اُنھوں نے اُس سے بھی زیادہ سخت باتوں کا ذکر کیا ہے جنکی تفصیل لکھنی مناسب نہیں معلوم ہوتی ورنہ بعض اور سخت مثالیں جو جسطرح ناقابل ذکر ہیں اُسی طرح ناقابل برداشت بھی ہیں۔ غرض اب حالت اللہ تعالےٰ محفوظ رکھے۔ اور معاف فرمائے۔ ایک طرح انتہا کو پہنچ گئی ہے۔ وہ اس حالت کی ایک تو مسجد احمدیہ کی تحریک بھی ہے۔ جسکے لیے احباب نے روپیہ بھیجکر چندہ عام کو ان ایام میں بھیجا ہی نہیں یا بہت کم کرکے بھیجا ہے۔ یہ بات نہایت ہی نامناسب تھی۔ اور بجز خاص حالتوں کے کہ وہ انسان کے امکان سے ہی باہر ہوتی ہے۔ ایسا کرنا دوست مجھے معاف فرمائیں سخت غلطی تھی۔ چندہ عام سلسلہ کی اہم ترین ضروریات کو پورا کرتا ہے اور ایسا اہم فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسکے تین ماہ تک ادا نہ کرنیوالے کو جماعت سے خارج فرمایا ہے۔ اس اہم فرض کو ملتوی کرنے میں اگر تردد نہیں کیا گیا اور بعد ازاں جلد اُس کی تلافی نہیں کی گئی تو واقعی غلطی ہوئی ہے۔ اور بہت ممکن ہے کہ اسی غلطی کا نتیجہ یہ ہوا ہو کہ آمد چندہ میں کمی واقع ہوئی ہے کیونکہ ویسے تو ہر نیکی دوسری نیکی کو آسان بنا دیتی ہے۔ نہ کہ مشکل حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ ایک خطبہ میں فرماتے ہیں کہ "تم یہ مت خیال کرو کہ خدا کے راستے میں مال خرچ کرنیسے تمہارا مال ضائع ہو جائیگا۔ ضائع نہیں جائیگا بلکہ وہ تمہارے لیے حقیقی خوشی کا باعث ہوگا۔ اسلیے اپنے طریق عمل میں اصلاح کرو اور جو کچھ پہلے کر رہے ہو اُس سے آگے بڑھو۔ اگر تم خدا کے لیے خرچ کرتے ہو تو اسکا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیئے۔ کہ تمہارے دل میں دوسرے وقت خرچ کرنے کیلیے پہلے کی نسبت اور زیادہ تحریک ہو اگر نہیں ہوتی تو سمجھ لو کہ تم نے جو کچھ دیا تھا وہ خدا کے لیے نہیں دیا تھا اور اسکے دل کا رنج محسوس کرنا بتاتا ہے کہ جو کچھ دیا تھا وہ ضائع ہو چکا ہے اسلیے اور بھی ضروری ہے کہ مرنے سے پہلے پہلے خدا کی راہ میں حسبِ مقدور زیادہ دے سکے دے" ✦

مسجد احمدیہ لندن کے چندہ میں عجیب عجیب مثالیں ظاہر ہوئی ہیں جتنا لوگ دیتے تھے اُتنا ہی ان میں اور دینے کا شوق پیدا ہوتا تھا۔ حتیٰ کہ بعض نے اپنے گھر کا سامان تک بھی دیدیا۔ غرض یہ کوئی وجہ نہیں کہ احباب نے مسجد احمدیہ کا چندہ دیا ہو اور اس سے انکو اور چندہ دینے کا شوق نہ بڑھا ہو۔ مومن اپنی قربانیوں میں برابر ترقی کرتا ہے۔ یہانتک کہ پھر اسکا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ اور محض اللہ کی راہ میں وہ زندہ رہتا ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں ؎

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اُس پر نثار

اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب

اُسے دے چکے مال و جاں بار بار
ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار

لگاتے ہیں دل اپنا اُس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

پس جن احباب نے مسجد احمدیہ کے چندہ میں چندہ عام دیگر دفع الوقتی کی ہے وہ جلد تلافی فرمائیں اور پہلے سے زیادہ چندہ دیں۔ دوسری ایک اور وجہ اس کمی چندہ کی یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ گذشتہ جلسہ سالانہ پر چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ نے جماعت کی مالی حالی کیطرف سے ایک طرح کا اطمینان ظاہر فرمایا تھا۔ اسلیے لوگوں نے اس سال چندہ کے متعلق بےفکری اختیار کر لی۔ اور حالانکہ چاہیے تو یہ تھا کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے فرمایا تھا۔ کہ اگر اسی طرح حالت رہی تو ہم اور زیادہ ضروری امور پر غور کرنے کیلیے وقت نکال سکینگے تو تمام جماعت کے ادنیٰ و اعلیٰ چھوٹا و بڑا اہلِ علم اور عام مرد و عورت کو ایک دھن لگ جاتی کہ اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے ایکبار یہ دن دکھایا ہے کہ حضور کے مالی تفکرات میں کمی واقع ہوئی ہے تو ایسی کوشش کیجائے کہ اب پھر حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ کو مالی مشکلات تکلیف نہ دیں بالخصوص ایسے وقت میں کہ تمام دنیا میں انقلاب آرہے ہیں اور ہر جگہ مسلمان حکومتیں ٹوٹ رہی ہیں۔ اور مسلمان عیسائی سلطنتوں کے تابع ہو رہے ہیں اور حضور کو سخت غم لگا ہوا ہے کہ کسی طرح مسلمان عیسائیوں کے اثر سے بچائے جائیں ✦ اور جو عیسائی مذہب اسوقت ہر طرف دنیاوی وجاہت اور سیاسی زور کے ساتھ بڑھ رہا ہے اور اس کا مذہبی حیثیت سے پورا پورا جواب دیدیا جائے۔ دنیا کا کوئی حصہ نہیں جہاں اس قسم کی ضروریات مبلغ بھیجنے کا خیال نہ پیدا کرتی ہوں پس ایسے وقت میں جبکہ حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ کی پوری توجہ تبلیغ و اشاعت کی طرف لگی ہو جماعت کے معمولی اخراجات کے لیے بھی روپیہ نہ ہو۔ اور ترقی کرنیوالی

جماعت ایسی بے پرواہ ہو جائے کہ وہ نہ تو اپنی ترقی برابر جاری رکھنے کا خیال کرے اور نہ اسوقت خاص جو مالی مشکلات اور فکروں کا خیال کرے اور ہر طرف سے منہ موڑ کر جتنا چندہ پہلے سال کی پہلی ششماہی میں بھیجا تھا اُس سے بھی کم کر دے۔ اب دوست خیال فرمائیں کہ کام تو ہمارے ہر روز بڑھ رہے ہیں اور بڑھتے بھی اسطرح ہیں کہ ہم اُنکو روک نہیں سکتے۔ جب اللہ تعالیٰ نئے نئے راستے کھولتا ہے تو یہ کسطرح ہو سکتا ہے کہ آپ کا اولوالعزم امام خاموش بیٹھا رہے۔ اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعش مبارک پر کھڑے ہو کر عہد کیا ہے۔ کہ میں احمدیت کو دنیا کے ہر گوشے تک پہنچاؤں گا ۔ اب آپ ایسے خلیفہ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ تبلیغ کے موقع کو دیکھکر خاموش رہیگا۔ ایسا نہیں ہو سکتا وہ ضرور آگے بڑھے گا۔ اور جماعت بھی انشاء اللہ تعالیٰ اُسکے ساتھ ساتھ آگے بڑھے گی۔ مگر یہ بڑھتی ہوئی جماعت اپنے بڑھتے ہوئے کاموں کے لیے کیا فکر کرتی ہے ۔ اگر چندہ کے اعداد دیکھے جائیں تو شاید کوئی حلقہ ہوگا جس پر ششماہی اول کے دو تین یا چار ہزار روپیہ باقی نہ ہوں اس سال کے بجٹ کو رہنے دیجیے پارسال کے چندہ میں بھی کمی ہے۔ یہ کمی معمولی نہیں۔ اسکی طرف فوری توجہ درکار ہے تین ماہ گزر گئے ہیں بقائے پر بقائے بڑھ رہے ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ کو تشویش پیدا ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ وہ دن لائے میں جماعت کو محض بیدار کرنے کیلیے وہ الفاظ یاد دلاتا ہوں جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ نے اپنی حالت بیداری میں اب سے تین سال پہلے فرمائے تھے۔ انھیں مالی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا تھا۔

"مالی حالت کی کمزوری میری صحت اور میرے کام پر بد اثر ڈالتی ہے کیونکہ جس شخص کے کانوں میں ہر وقت یہ آواز آوے کہ اس سلسلہ کے کاموں کے لیے جنکا انتظام خدا تعالیٰ نے اس کے سپرد کیا ہے روپیہ کی سخت تنگی ہے۔ اور ہر کام سخت خطرہ کی حالت میں ہے۔ وہ کب تندرست رہ سکتا ہے ۔"

ان الفاظ کے بعد صرف گزشتہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر حضور نے مالی حالت کی طرف کچھ اطمینان ظاہر فرمایا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ جماعت نے اُسکے معنی سمجھنے میں غلطی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے خلیفہ کی زبان پر بے فائدہ الفاظ جاری نہیں فرماتا۔ اور نہ ایسے الفاظ جنکو سنکر لوگ کام کرنے میں سستی کرنے سے رک جائیں کسی خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی زبان پر آتے ہیں اصل مطلب ان الفاظ کا یہ تھا۔ جو اب صاف طور پر ظاہر بھی ہو گیا۔ کہ آئندہ بہت بڑے اخراجات جماعت کو پیش آنے والے ہیں اُنکے لیے کمر ہمت چست باندھ لیں اور نہایت سرگرمی سے تیاری کریں ۔ مگر جماعت نے ان مقدس الفاظ کے غلط معنے سمجھے اور آخر ان تین ماہ کی سخت مشکلات کا سامنا ہوا۔ اب بھی وقت ہے اس سال میں بھی کچھ ماہ باقی رہتے ہیں جسطرح ہو سکے اس سال کے تمام بقائے صاف کرنے اور تمام ضروریات کو مہیا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے اور ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہونے دینا چاہیئے۔ احباب کی واقفیت کے لیے میں اپنے کاموں کی بھی کچھ کیفیت دینا ضروری سمجھتا ہوں سب سے اول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لنگر کا ذکر کرتا ہوں جماعت کے بڑھنے سے اب لنگر کا خرچ بہت بڑھ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر ملک و شہر کے لوگ آتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام یاتون من کل فج عمیق ۔ یاتیک من کل فج عمیق کے پورے ہونے کے عجیب عجیب نظارے دکھائی دیتے ہیں پہلے لنگر کا خرچ چند سو روپیہ ماہوار تھا۔ لیکن اب یہ خرچ تین ہزار روپیہ ماہوار تک پہنچ جاتا ہے۔ نیز غرباء و مساکین و یتامیٰ کا خرچ بھی چونکہ جماعت بڑھ رہی ہے۔ روز بروز بڑھتا جاتا ہے۔ اور دو ہزار روپیہ ماہوار تک ہو جاتا ہے اسی طرح مدرسہ احمدیہ کا خرچ جو تمام و کمال چندہ ہی سے ادا ہوتا ہے دو ہزار روپیہ ماہوار تک ہو جاتا ہے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کا خرچ بھی معہ بورڈنگ ہاؤس ہائی و احمدیہ ہوسٹل لاہور اور مدرسہ زنانہ و گرل سکول کے دیگر چھوٹی مدات اور ڈھائی ہزار روپیہ ماہوار جماعت کے خزانہ پر پڑتا ہے۔ اسکے بعد اشاعت اسلام ہے جسکا خرچ محض ولایت و امریکہ و آسٹریلیا وغیرہ میں تمام مدات ملا کر تقریباً پانچ ہزار روپیہ ماہوار ہوتا ہے کوئی تیس مبلغ و مصنف و مولف کام کر رہے ہیں۔ جنکو اچھی اچھی تنخواہیں دینا پڑتی ہیں۔ گو وہ اونکی حیثیت قربانی کا کوئی مقابلہ نہیں ہے مگر پھر بھی ایک بڑی رقم تنخواہوں اور اشاعت کتب و رسالجات سفر خرچ وغیرہ پر صرف ہوتی ہے۔ اسکے علاوہ اور مدات انتظامی ہیں مثلاً امور عامہ وغیرہ جنپر کئی ہزار روپیہ ماہوار خرچ ہوتا ہے۔ پس تقریباً ۲۰ ہزار روپیہ ماہوار کا خرچ ہو رہا ہے۔ اب فروری مارچ اپریل سے آمد میں کمی ہو کر نصف خرچ بمشکل ادا کیا ہوا پڑا ہے۔ اور تیس ہزار روپیہ کی اور ایک اہم اور نہایت ضروری ایک سودے کی خرید کی آپڑی ہے غرض اسوقت ساٹھ ہزار روپیہ کی فوری ضرورت ہے جو چندہ عام کی مد کے بقائے وصول ہونے سے انشاء اللہ باسانی پوری ہو سکتی ہے۔ چالیس ہزار روپیہ کی رقم تو چندہ عام میں ۳۱ مارچ تک باقی تھی اپریل و مئی کے چندے ملا کر ساٹھ ستر ہزار تک یہ رقم پہنچ جاتی ہے۔ مگر بقائے وصول کرنا بھی تو آسان کام نہیں ہر صاحب جنکے پاس یہ تحریک پہنچے فوری کوشش سے کام کریں اور ہر ایک ایک شخص سے چندہ کا تقاضا کر کے روپیہ بھجوائیں ۔ تو یہ کام کچھ چل سکتا ہے۔ مگر تب بھی معلوم ہوتا ہے کہ یکدم بقائے وصول ہو جائیں اسلیے مجبوراً یہ تحریک بھی کرنی پڑی ہے۔ کہ جو جو لوگ گنجائش رکھتے ہیں۔ وہ اپنے دوستوں کو اس بقائے کے صاف کرنے میں مدد دیں۔ اگر اپنے طور پر دو دو چار چار روپیہ قرض لیکر پچھلے بقائے صاف کر دیں تو بھی رقم بہت ہلکی ہو جاتی ہے۔

بہت سے بڑی استطاعت والے دوست ہیں جو ... ابتک اپنی حیثیت کے مطابق حساب کر کے اپنے بقائے صاف کر دیں۔ تب بھی ایک بڑی رقم بن جاتی ہے۔ جماعت کی ضروریات کے وقت ایسی رقمیں ان شاء اللہ تعالیٰ ان کے لیے بہت ثواب کا موجب ہوں گی۔ پس دوستوں کے لیے مناسب ہے کہ جب یہ تحریک پہنچے فوراً ایسے دوستوں کو جنکے ذمہ کافی بڑی بڑی رقم چندہ کی نکلتی ہے مگر دیتے بہت کم ہیں۔ نہایت زور سے تحریک کریں اور ضروریات سلسلہ کی طرف توجہ دلائیں۔ ہماری جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے چندہ دینے والوں کی کمی نہیں ہے۔ لیکن سب سے بڑی کمی یہ ہے کہ ہر شخص تک تحریکیں جیسی چاہئیں پہنچتی نہیں ہیں۔ پس سب احباب اگر اپنی طبیعت پر بار ڈال کر لوگوں تک یہ تحریک پہنچائیں۔ تو کچھ نہ کچھ ہر جگہ سے وصول ہو سکتا ہے۔ اور رقم بہت بڑھ سکتی ہے۔ جن صاحب کو یہ تحریک پہنچے۔ اور جس مجمع میں سنائی جائی اُس میں ہر ایک شخص اپنے فرض یہ قرار دے لے کہ میں اسکے جواب میں ضرور کچھ چندہ دوسروں سے بھی جمع کروں گا۔ تو بہتوں کو یہ تحریک پہنچ سکتی ہے۔

مشکلات کیوقت ہی ایسے آتے ہیں کہ وہ چھپے ہوئے جوہر ظاہر کریں ترقی کرنیوالی طبیعتوں میں جوش و خروش پیدا کر کے اُنکو اعلیٰ مقام پر پہنچا دیں۔ دنیا میں قایم رہنے اور ترقی کرنیوالی جماعتوں کی ایک یہ علامت ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنی ہر قسم کی مشکلات کو برداشت کرنے کے لیے طیار رہتی ہیں۔ بڑی بڑی اور انکو کھی سے انوکھی دشواریاں انپر اچانک آجاتی ہیں۔ اور وہ ان کو بخوشی اپنے سر پر اُٹھا لیتی ہیں۔ جنگ کے موقع پر جب پارلیمنٹ میں اخراجات کا بجٹ پیش ہو تو وہاں تو اُسوقت بیدریغ روپیہ پانی کی طرح بہایا جا رہا تھا۔ مسٹر بونرلا نے اتنی ارب پونڈ مانگے۔ لوگ یہ رقم سنکر ششدر اور حیران ہو گئے۔ مگر باوجود اس حیرانی کے اس قدر بڑی رقم کے مہیا کرنے کے لیے اُس قوم نے کیا جواب دیا؟ وہاں یہ آواز بلند ہوئی:-

"مانگو جو کچھ چاہو اور ہماری قوم کو جہاں بھیجنا ہو دیکھو کبھی بھی برطانیہ کے ذرائع امداد (انشاءاللہ) ختم نہ ہونگے کوئی طلب تمہاری ہمارے لیے اتنی بڑی نہ ہوگی کہ ادا نہ کر سکیں۔ اور کوئی بار خواہ کتنا ہی بڑا اور لمبے عرصے تک ہو ہمارے عزم و استقلال کے لئے ناقابل برداشت نہ ہوگا۔ کوئی تکالیف اور کوئی خطرات ایسے نہ ہونگے جو ہمیں کم ہمت کر سکیں۔"

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ فرماتے ہیں

اگر یہ خطرات نہ ہوتے تو یہ عزت بھی نہ ہوتی۔ صحابہ رضی اللہ عنہ کو دیکھلو کہ ان کو اس قدر بڑا کسنے بنایا ان کی قربانیوں نے۔ اگر اسلام کے راستہ میں وہ تکالیف نہ ہوتیں جو پیش آئیں تو ابوبکر ابوبکر۔ عمر عمر۔ عثمان عثمان علی علی طلحہ طلحہ۔ زبیر زبیر۔ سعد بن وقاص سعد بن وقاص۔ ابو عبیدہ ابو عبیدہ معاذ معاذ۔ عبادہ ابن الصامت عبادہ ابن الصامت۔ ابو ایوب ابو ایوب کیونکر بنتے۔ یہ بڑی مشکلات اور قربانیوں کا ذریعہ ہے۔ مگر بڑے انعامات اور ترقیوں کا بھی ہے۔ آج بزدل اور بہادر سچے اور جھوٹے متکبر اور صاحب وقار سکم ہمت اور اولوالعزم۔ بیوفا اور باوفا۔ لالچی اور سیر چشم۔ بخیل اور سخی۔ دنیا سے محبت کرنیوالے اور دین پر جاں نثار کرنے والے شیطان کے دوست اور خدا کے محب کے امتحان اور امتیاز کا زمانہ ہے۔ پس جو اس امتحان میں کامیاب ہوگا۔ وہی حقیقی خوشی حاصل کرے گا۔ جو آج ناکام رہے گا اس کے لیے کہیں کوئی ٹھکانا نہیں نہ اس دنیا میں نہ اگلے جہان میں۔ آج اسلام کی زندگی اور موت کا سوال ہے اسلام کی آواز کا جواب دینا تمہارے اختیار میں ہے۔ چاہو تو اس کو رد کرو۔ چاہو قبول کر لو۔ خدا تعالیٰ نے یہ مشکل کام تمہارے سپرد کیا ہے اور تمہارے لیے دو ہی راستے کھلے ہیں یا آج موقع کے مناسب قربانی کر کے خدا کا قرب حاصل کرو۔ یا اس بوجھ کے نیچے سے کندھا نکال کر ہمیشہ کی ذلت خرید لو۔ اس کے سوا درمیانہ راستہ نہیں کسی تردد کا وقت نہیں۔ زہر اور تریاق آج یہی دو چیزیں ہیں۔ جو چاہے زہر کا پیالہ پیئے اور جو چاہے تریاق کا۔ ان دونوں میں سے ایک چیز ضرور پینی پڑے گی۔ دائمی زندگی اور دائمی موت میں سے ایک چیز اختیار کرنی پڑے گی۔ اور یہ ہر ایک انسان کا اپنا کام ہے کہ ان دونوں میں سے جو کچھ چاہے چن لے۔

میں آپ لوگوں کو جانتا ہوں۔ اور یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ لوگوں کا کیا جواب ہوگا۔ یہی کہ ہم زہر کے لیے نہیں بلکہ تریاق کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔ ہمارے لیے دائمی زندگی مقدر ہے نہ کہ ہمیشہ موت۔ ہمارے دشمن کو شیطان کے ساتھ صلح کرنے دو۔ ہم تو اپنے خدا کو کبھی نہیں چھوڑیں گے۔ میں ایک اور ایک دو کی طرح یقین کرتا ہوں کہ سوائے ان کمزور لوگوں کے جو ہمیشہ راستبازوں کی جماعت میں ملے رہتے ہیں۔ آپ سب کا یہی جواب ہوگا۔ اور یہی ہونا چاہیئے۔

اسکے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک فقرہ الوصیت سے بھی تیمناً و تبرکاً لکھتا ہوں:-

"خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے۔ جبتک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر۔ اپنی جان چھوڑ کر اسکی راہ میں تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اُٹھا لو گے۔ تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے۔ اور تم راستبازوں کے وارث کیے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔" والسلام

نیازمند
عبد المغنی ناظر بیت المال و محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان دار الامان
۱۹ مئی سنہ ۱۹۲۰ء

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ کا فرمان

جس تفصیل سے ناظر صاحب بیت المال نے چندہ کی تحریک کے متعلق لکھا ہے اور جسطرح انھوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احکام کیطرف آپ لوگوں کو توجہ دلائی ہے۔ اسکے بعد میں زیادہ لکھنا مناسب نہیں سمجھتا کیونکہ میں امید رکھتا ہوں کہ آواز بہرے کانوں پر نہیں بلکہ سننے والے کانوں پر پڑے گی اور مردہ دل نہیں بلکہ اس کے سننے والے زندہ دل ہوں گے۔ اور شل ہاتھ اس کاغذ کو نہیں پکڑیں گے کیونکہ ہماری جماعت ہی اسوقت خدا کے لیے کام کر رہی اور یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالیٰ اپنی ایک ہی جماعت سے نیکی کی توفیق چھین لے۔

(خلیفۃ المسیح) "محمود احمد"

ہمکو غور کرنا چاہیئے

ایک بائیبل سوسائٹی کا سولہ سالہ کام

مدراس کے گرجا کے صدر مقام اوٹاکمنڈ میں ۸ مئی کو بائبل سوسائٹی کی صد سالہ برسی منائی گئی گورنر مدراس لارڈ ولنگڈن صدر مجلس تھے۔ وہاں بتایا گیا کہ اس عرصے میں ساری انجیل یا اسکے حصے ۱۱۵ مختلف زبانوں میں چھپ چکے ہیں۔ اور دنیا کے تمام حصوں میں شائع ہو چکے ہیں اس سوسائٹی نے ۵۰۰۰۰ جلدیں اپنے دفتر سے باہر بھیجیں۔ دوران جنگ میں ۸ لاکھ جلدیں میدان جنگ میں تقسیم کیں۔ اب یہ حالات واضح طور پر ہمکو بتاتے ہیں کہ غیر اقوام کس قدر جد وجہد کر رہی ہیں۔ تبلیغ کے میدان میں جسطرح سے عیسائی قوم کوشاں ہے دوسری اقوام اس سے بہت پیچھے ہیں۔ ہم کو اس سے سبق لینا چاہیئے کیونکہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنہون عن المنکر ہماری زندگی کی غرض۔ ہمکو بیدار کرنے کی وجہ بھی قرار دی گئی کہ دنیا میں اوامر و نواہی کی تبلیغ ہو۔ پس ہمکو تمام قوموں سے آگے نکل جانا چاہیئے۔ یہ وقت اب بیٹھکر سوچنے کا نہیں۔ بلکہ کام کرنے کا ہے۔ اٹھو اور اٹھکر تمام دنیا سے ظلمتوں کو کافور کرو۔ اور خدا کے لیے اسکے نام کی منادی کرو۔ توحید کو مٹایا جا رہا ہے توحید کے پرستارو اٹھو اور اللہ اکبر کی گونج سے دنیا کو زندہ کرو۔

ایک غلطی کا ازالہ

الحکم ۲۸ر اپریل میں عبدالاحد صاحب طالب علم مدرسہ احمدیہ کی طرف سے ایک ایک مضمون شائع ہوا تھا جسکی سرخی "مولویوں کے یہ کرتوت آکبی توبہ" تھی۔ اس میں انھوں نے صلا کے کالم سا کی سطر ۲۰ میں لکھا ہے۔ "چونکہ مجھے کئی علماء سلسلہ حقہ احمدیہ سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ سب نے یہی بالاتفاق کہا ہے کہ مسیح تو آکر دین کے لیے لڑائی کرے گا۔ اور تلوار کے زور سے غالب کرے گا" اس مضمون میں علماء سلسلہ حقہ احمدیہ غلطی سے لکھا گیا ہے دراصل غیر احمدی علماء مراد ہیں۔ اور یہ عقیدہ غیر احمدیوں کا ہی ہے۔ احمدیوں میں سے کسی شخص کا یہ عقیدہ نہیں لہٰذا تمام احباب اس امر کو نوٹ کر لیں کہ یہ عبارت یوں ہے۔

چونکہ مجھے کئی غیر احمدی علماء سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے۔ سب نے یہی بالاتفاق کہا ہے کہ مسیح تو آکر دین میں لڑائی کرے گا اور تلوار کے زور سے غالب کرے گا۔ لہٰذا اصل اس مضمون سے ثابت کروں گا۔ کہ دین کے لیے لڑائی قطعی حرام ہے۔ (ایڈیٹر محمود احمد)

ریاست بہاولپور کے دوست توجہ کریں

ایک غریب احمدی نے علاقہ بہاولپور میں ۷۰ بیگھہ زمین ۸۰۰ روپے میں خرید کی ہے جسمیں سے ۴۰۰ روپیہ ادا کر چکا ہے۔ اسکے بعد وہ یکدم مالی مشکلات میں پڑ گیا اور باقی روپیہ ادا نہیں کر سکا۔ اب یہ ۴۰۰ روپیہ اسکا اس زمین میں پھنسا ہوا ہے کہا جاتا ہے کہ زمین اچھی ہے اگر کوئی دوست یہ ۴۰۰ روپیہ دیکر خرید لے تو وہ نصف حصہ کا مالک ہو سکتا ہے۔ اسطرح سے ایک غریب احمدی کا ضائع شدہ روپیہ بچ سکتا ہے یا بالکل یعنی ساری زمین ۸۰۰ میں خرید لے ۴۰۰ اس بھائی کو دیدے اور ۴۰۰ زمین والے کو یا ۴۰۰ روپیہ لگا کر یہ زمین خرید کر پھر اس زمین میں سے کچھ زمین فروخت کر کے اپنا ۴۰۰ واپس لے لے غرض جسطرح سے ہو اور جن شرائط پر بھی کوئی انکی مدد کریں وہ عنداللہ ماجور ہوں گے۔ مفصل حالات مولوی خیرالدین صاحب دربان دارالضعفاء قادیان سے دریافت کر سکتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ احباب پوری توجہ کرینگے۔ ورنہ ایک غریب احمدی کا یہ روپیہ مارا جائیگا۔

منشی فاضلوں کا نتیجہ

منشی فاضلوں کا نتیجہ نکل آیا ہے۔ قادیان میں سے ماسٹر محمد طفیل صاحب بٹالوی اور منشی چراغ الدین صاحب مبلغ نے منشی فاضل کا امتحان دیا تھا خدا کے فضل و کرم سے دونوں پاس ہو گئے۔ الحمد للہ

درخواست دعا حاجی عبدالقدیر صاحب احمدی شاہجہانپوری کے گھر میں قریب قریب سب سخت علیل ہیں۔ خصوصاً انکے بھانجے میاں عبدالباسط صاحب کو نمونیا ہو گیا ہے۔ احباب عاجزی اور درد دل سے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ عبدالباسط صاحب اور سب کو صحت کلی عطا فرمائے۔ آمین۔